سُوْرَةُ الْعَلَقِ

مکی سورۃ ہے اور اس کی انیس آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۹ عمّ ۳۰/۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○	THE CLOT *Revealed at Mecca* In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful,
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۱	اے محمد اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا ۱	1. Read: In the nam of thy Lord Who createth,
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۲	جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا ۲	2. Createth man from a clot.
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۳	پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے ۳	3. Read: And thy Lord is the Most Bounteous,
الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۴	جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا ۴	4. Who teacheth by the pen,
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۵	اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا ۵	5. Teacheth man that which he knew not.
كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۶	مگر انسان سرکش ہو جاتا ہے ۶	6. Nay, but verily man is rebellious
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۷	جبکہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے ۷	7. That he thinketh himself independent!
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۸	کچھ شک نہیں کہ (اس کو) تمہارے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۸	8. Lo! unto thy Lord is the return.
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۹	بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ۹	9. Hast thou seen him who dissuadeth
عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۱۰	(یعنی) ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے ۱۰	10. A slave when he prayeth?
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۱۱	بھلا دیکھو تو اگر یہ راہِ راست پر ہو ۱۱	11. Hast thou seen if he (relieth) on the guidance (of Allah)
اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۱۲	یا پرہیزگاری کا حکم کرے (تو منع کرنا کیسا) ۱۲	12. Or enjoineth piety?
اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۱۳	اور دیکھو تو اگر اس نے دینِ حق کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا (تو کیا ہوا) ۱۳	13. Hast thou seen if he denieth (Allah's guidance) and is froward?
اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۱۴	کیا اس کو معلوم نہیں کہ خدا دیکھ رہا ہے ۱۴	14. Is he then unaware that Allah seeth?
كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۱۵	دیکھو اگر وہ باز نہ آئیگا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ۱۵	15. Nay, but if he cease not, We will seize him by the fore-lock—
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۱۶	یعنی اس جھوٹے خطاکار کی پیشانی کے بال ۱۶	16. The lying, sinful fore-lock—
فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۱۷	تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بلا لے ۱۷	17. Then let him call upon his henchmen!

18. We will call the guards of hell.	ہم بھی اپنے موکلانِ دوزخ کو بلائیں گے ⑱	سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ⑱
19. Nay! Obey not thou him. But prostrate thyself, and draw near (unto Allah).	دیکھو اس کا کہنا نہ ماننا اور سجدہ کرنا اور قرب (خدا) حاصل کرتے رہنا ⑲	كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ⑲ ع ١

اسرار و معارف

یہ پہلی پانچ آیات سب سے پہلی وحی ہیں جو غارِ حرا میں جبریل امین لائے تفصیل کتب میں دیکھی جاسکتی ہے مختصراً یہ کہ آپ ﷺ غارِ حرا میں خلوت گیر ہو کر ذاتِ باری میں تفکر فرماتے اور ظہورِ کمال کی طلب بڑھتی کہ جبریل امین تشریف لائے' پڑھنے کا حکم دیا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا میں پڑھ نہیں سکتا تو انہوں نے تین بار بازوؤں میں لے کر دبایا اور ہر بار پڑھنے کے لیے کہا اور یہ آیات نازل ہوئیں آپ ﷺ پر ہیبت وحی طاری ہوگئی کلام ذاتی تھا جس کے ساتھ ذاتی تجلیات بھی تھیں۔

حضرت خدیجہؓ پڑھی لکھی تھیں

آپ ﷺ گھر تشریف لائے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دیجئے انہوں نے صورتِ حال سنی تو عرض کیا آپؐ جیسے عالی صفات لوگوں کو نقصان نہیں ہوتا۔

ورقہ بن نوفل کے پاس جانا

اپنے عزیز ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو کتب سابقہ کا عالم تھا وہاں آپ ﷺ کسی شک کی وجہ سے تشریف نہ لے گئے بلکہ ہیبت وحی تھی اس نے بھی تصدیق کی اور کہا کاش مجھے اتنی زندگی ملے کہ آپؐ کے کام آسکوں مگر چند روز بعد فوت ہوگیا۔

پڑھیے اپنے پروردگار کے نام سے جو ہر شئے کا خالق ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے اور جس نے خون کے لوتھڑے سے خوبصورت انسان پیدا کر دیا اور آپؐ پڑھیں کہ آپؐ کا رب بہت ہی بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا انسان کو یہ استعداد دی کہ پہلوں کے تجربات تحریر ہو کر بعد والوں تک پہنچے اور ان ٹیڑھی میڑھی لکیروں کو ایسا فن بنا دیا کہ تعلیم و تعلم کا سب سے مضبوط ذریعہ

بن گیا اور دوسرے ذرائع علم بھی بے حساب رکھے کچھ فطری اور تخلیقی طور پر نصیب ہو جاتے ہیں جیسے بچّہ دُودھ پینے لگتا ہے کوئی اُسے چوسنا نہیں سکھاتا پھر کچھ ایسی ہیں جن میں اکثر کا تعلق قلم سے ہے اور تحریر سے منتقل ہوتے ہیں کچھ سُن کر اور کوئی تجربہ سے حاصل ہوتے ہیں پھر وارداتِ قلبی جو دلوں سے دلوں کو نصیب ہوتی ہیں ان سب ذرائع سے انسان کو وہ علوم عطا فرمائے جن کی اس کو خبر نہ تھی یعنی ایک عام انسان کو جس رب کریم نے علوم کی ایسی بلندیاں عطا کر دیں وہ اپنے محبوب پیغمبر کو کس قدر عظمتِ الٰہی تک پہنچائے گا اس کا اندازہ تک ممکن نہیں اور جو آپ ﷺ کا انکار کرتا ہے تو اس کا سبب یہ ہے کہ وہ اللہ کا باغی ہے اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ اسے بھلا کسی کی کیا احتیاج۔ اس کے پاس مال و دولت یا اقتدار و اختیار ہے مگر یہ سب کچھ تو ختم ہونے والا ہے اور ہر ایک کو لوٹ کر اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے یعنی موت جیسی حقیقت کو بھول رہا ہے اور پھر صرف موت ہی نہیں زندہ ہو کر میدانِ حشر میں پیش ہونا ہے مگر اس کی سرکشی کو دیکھیں کہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت سے روکتا ہے۔

اسلامی نظام سے روکنے والے

اگرچہ ابوجہل نے آپ ﷺ کو کعبہ میں نماز ادا کرنے سے روکا تو یہ آیات نازل ہوئیں مگر مفہوم عام ہے اتباعِ شریعت اور اسلامی نظامِ عبادت ہے اور اس سے روکنے والوں اور اس کی مخالفت کرنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

کہ اگر یہ ہدایت پہ ہوتا تو اطاعتِ الٰہی کو پورے دل سے کرنے کا مشورہ دیتا اس کے لیے ماحول اور اسباب فراہم کرتا، اہتمام کرتا نہ یہ کہ رکاوٹ ڈالنے والا بن جاتا مگر اسے دیکھیں انکار بھی کرتا ہے اور روگردانی بھی بھلا اسے یہ خیال بھی نہیں آتا کہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ اگر باز نہ آیا اور اسی روش پر قائم رہا تو ایک روز چوٹی سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا جھوٹی اور بدکار چوٹی سے یعنی دنیا میں بھی ذلیل ہو گا اور آخرت میں بھی چوٹی سے گھسیٹ کر سخت عذابوں میں پھینکا جائے گا کہ ابوجہل قتل ہو کر اس کا سر گھسٹتا ہوا لایا گیا اور آخری عذاب کا اندازہ ممکن نہیں۔ تو ایسے لوگوں کو کہا جائے گا اب اپنے مددگاروں کو یا اپنے مجلس والوں کو بلاؤ۔ اگر تمہارے کام آسکیں کہ اللہ بھی دوزخ کے فرشتوں کو ان پر مسلط فرما دے گا آپ ﷺ ایسے لوگوں کی بات ہرگز مت سُنیئے اور اسے رتی برابر اہمیت نہ دیجئے بلکہ اپنے رب کو سجدہ کیجئے۔ سجدہ کمالِ عبادت کا نام ہے اور کمالِ اطاعت

ہی ترقی درجات کا سبب بنتا ہے۔

قربِ فرائض اور قربِ نوافل

یوں تو ہر عمل شرعی سجدے کی حیثیت رکھتا ہے مگر اولیت ان امور کو حاصل ہے جو فرض ہیں خواہ عبادات ہوں یا معاملات ان پر خلوص سے عمل کرنا ترقی کا سبب ہے اور پھر نوافل کہ جو امور فرض نہیں ہیں اللہ کی رضا اور قرب کی خاطر شریعت کے مطابق انجام دیئے جائیں لہٰذا کوئی شخص فرض چھوڑ بیٹھے تو اس کی نفل عبادات کا کوئی بھروسہ نہیں جیسے کئی کہتے ہیں کہ نماز تو نہیں پڑھتے مگر ساری رات ذکر کرتے ہیں یہ سب گمراہی ہے۔

مسئلہ اس آیت پر سجدہ واجب ہے۔